بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ ۱۹ وفا ۱۳۳۹ ہش ۱۹ جولائی ۱۹۶۰ء نمبر ۱۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد)

۱۔ ایبٹ آباد ۱۷ جولائی بوقت آٹھ بجے شب
رات حضور کو نیند اچھی آگئی صبح سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

۲۔ ایبٹ آباد ۱۸ جولائی بوقت آٹھ بجے صبح
رات نیند اچھی آگئی تھی اس وقت طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ حضور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

بلجیم نے کانگو کے صوبہ کاٹنگا کو اقتصادی و فنی امداد دینے کا اعلان کر دیا

کاٹنگا کی حکومت کی طرف سے کانگو کے وزیر اعظم پر کمیونسٹ ہونے کا الزام

لیوپولڈ ویلا (کانگو) ۱۸ جولائی۔ کانگو کے صوبہ کاٹنگا کے وزیر اعظم مسٹر شامبے نے اعلان کیا ہے کہ بلجیم کی حکومت نے اس صوبہ کو فنی اور اقتصادی مدد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ صوبہ بلجیم کا حامی ہے اور اس نے ملک کی مرکزی حکومت سے بغاوت کر کے خود مختاری کا اعلان کر رکھا ہے۔

بلجیم کی حکومت کے ایک خاص ایلچی نے کل مسٹر شامبے سے ملاقات کی اور انہیں اقتصادی اور فنی مدد کی پیشکش کی جسے فوراً منظور کر لیا گیا۔ لیکن ایلچی نے اس سلسلے میں بلجیم کی حکومت کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے بتایا کہ فنی اور اقتصادی مدد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بلجیم نے اس صوبہ کی خود مختاری کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے۔

ادھر اس صوبہ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ میری حکومت صوبہ کی خود مختاری کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے گی۔ وہ اقوام متحدہ سے بھی اس خود مختاری کو تسلیم کرانے کی درخواست کر رہی ہے۔ آپ نے کہا آزاد کاٹنگا کے لئے جو جھنڈا تجویز کیا گیا ہے۔ وہ آج حکومت کے دفاتر پر لہرایا جا رہا ہے۔ آپ نے کانگو کے وزیر اعظم مسٹر لوممبا کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان پر کمیونسٹ ہونے کا الزام لگایا اور کہا کہ کانگو میں کمیونسٹ اثر و رسوخ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

بھارت میں سرکاری ملازموں کی ہڑتال ختم ہو گئی

ہڑتال کی وجہ سے پانچ روز تک ٹرینوں اور ڈاکخانوں کی سروس میں تعطل رہا

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ بھارتی سول ملازموں کی ہڑتال ختم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پانچ روز تک ڈاکخانوں ٹرینوں اور طیاروں کی سروس پر برا اثر پڑا تھا معلوم ہوا ہے کہ بمبئی سرکل جس میں مہاراشٹر اور گجرات کے صوبے شامل ہیں کے ڈاکخانے اور تار گھر کے ملازموں نے مشروط طور پر ہڑتال ترک کر دی ہے ڈاکخانوں کے ملازموں کی پانچوں یونینوں نے پوسٹ ماسٹر جنرل کو ایک مشترکہ خط کے ذریعہ ہڑتال ختم کرنے کی اطلاع دے دی ہے۔ بمبئی کی ایک اور اطلاع کے مطابق یونین لیڈروں نے سارے ملک میں کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازموں کی ہڑتال ختم کر دی ہے اس یونین کے ارکان کی تعداد ۳۵ ہزار ہے۔ اس میں شہری ہوابازی کے کارکنوں نے کام پر واپس آنے کا اعلان کر دیا ہے کابینہ کے سکرٹری مسٹر وشنو سہائے نے ایک بیان میں کہا مرکزی ملازموں کی ہڑتال عملی طور پر ختم ہو گئی ہے ریلوے افسروں اور ڈاکخانے کے ارباب اختیار نے کل مرکزی حکومت کو اطلاع دی ہے کہ حالات بہت سلجھ گئے ہیں۔

"کہتا" اور ہڑتال کے متعلق ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کی قراردادوں کے طویل اقتباسات سناتا رہا ہے۔

صرف بٹن دبانے کی ضرورت ہے

ڈینور (کولوریڈو) ۱۸ جولائی۔ امریکی کانگرس کے ایک ری پبلکن رکن مسٹر ایڈگر چینوویتھ نے کہا ہے کہ امریکہ کی فوجیں روس کے خلاف فوری کارروائی کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہیں۔ اور ماسکو پر میزائل گرانے کے لئے انہیں صرف اتنا کرنا ہو گا کہ وہ کیلی فورنیا میں وینڈنبرگ کے فضائی اڈے میں ایک بٹن دبا دیں۔

ایوان نمائندگان کے رکن مسٹر چینوویتھ نے جو ایوان کی سائنس اور فضائی امور کی کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ کل ایک تقریب میں کہا کہ میں نے حال ہی میں وینڈنبرگ کے ہوائی اڈے کا کنٹرول روم دیکھا تھا۔ وہیں یہ "بٹن بم" بھی موجود ہے امریکہ کی فوجی مشینری اشارہ پاتے ہی کارروائی کے لئے تیار ہے۔

ہندوستان کی ہڑتال سے چین کی دلچسپی

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ آل انڈیا ریڈیو نے ہندوستان کے سرکاری ملازموں کی ہڑتال سے پیکنگ ریڈیو کی غیر معمولی دلچسپی پر اس کی مذمت کی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے کہا کہ ہندوستان کی ہڑتال سے دنیا کے کسی ملک نے چین کے برابر گہری دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ پیکنگ ریڈیو اس سلسلہ میں بے بنیاد اور جھوٹی خبریں نشر

جنوبی کوریا کی فوج سیاست سے دور رہیگی

سیئول ۱۸ جولائی۔ کوریا کی بری بحری اور فضائی فوجوں کے سربراہوں نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ سیاسیات میں حصہ نہیں لیں گے اور مسلح افواج سیاسیات میں سختی کے ساتھ غیر جانبداری قائم رکھیں گی وزیر اعظم جان چانگ کی قیادت میں نگران کابینہ کے تمام ارکان بھی فوجی سربراہوں کے حلف اٹھانے کی تقریب میں موجود تھے جو آج یوم دستور پر منعقد ہوئی تھی مسلح افواج کے لیڈروں نے حلف اٹھایا کہ وہ صرف جمہوریہ کے آئین کی پابندی کریں گے جس میں زور دیا گیا ہے کہ مسلح افواج کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ اپنے ملک کا غیر ملکی جارحیت کے خلاف دفاع کریں مبصروں کا یہ خیال ہے کہ حلف اٹھانے کی اس تقریب کا مقصد یہ ہے کہ مستقبل میں کسی ممکن فوجی بغاوت کو آسانی سے روکا جا سکے

پسماندہ ممالک کو مغربی ملکوں کی امداد

لندن ۱۸ جولائی۔ مغربی ممالک دنیا کے نو آزاد پسماندہ ملکوں کو جو اقتصادی امداد دے رہے ہیں وہ روس کی طرف سے دی جانیوالی امداد کے مقابلے میں بیس گنا زیادہ ہے۔ اس امر کا انکشاف حال ہی میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کیا ہے فرانس کے صدر ڈیگال کی اس تجویز پر کہ مشرقی اور مغربی ملکوں کا ایک مشترکہ ادارہ قائم ہونا چاہیے۔ جو پسماندہ ملکوں کی امداد کرے۔ تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ اس کا بہترین موقعہ چوٹی کانفرنس تھا جو اب ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے طور پر جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۰ء

عیسائی اخبار کی اشتعال انگیزی

ماہنامہ "اخوت" لاہور عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی سخت دلآزاری کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جون سنہ ۱۹۶۰ء کا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں کسی پادری چودھری سام این چوہان بی اے آنرز وغیرہ وغیرہ بھارت باسی کی طرف سے ایک مضمون "عقیدہ تصلیب ربنا المسیح عقیدہ کفارہ خون ربنا المسیح" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں تقریباً ۳۰×۲۰/۴ کا ایک صفحہ احمدیوں اور احمدیوں کے پیشوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو گالیوں پر مشتمل ہے جو سخت اشتعال انگیز ہے۔

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کسی مذہب پر اعتراض کیا جائے اور اس کے اصول پر بحث کی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن کسی مذہب کے پیشوا پر ناجائز حملے کرنا اور اس کے متعلق ایسے دلآزار الفاظ استعمال کرنا جیسا کہ متذکرہ بالا مضمون میں کئے گئے ہیں قابل مواخذہ ہے۔

اس مضمون میں امیر جماعت احمدیہ لاہور کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ کہنا کہ وہ تمام انسانوں کے گناہوں کے لئے پھانسی پر چڑھ گئے وغیرہ وغیرہ مضمون نویس نے طیش میں آکر احمدیوں اور ان کے پیشوا کو بُرا بھلا کہا ہے۔ حالانکہ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ہرگز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی دلآزار بات نہیں کی۔ آپ نے تو موجودہ عیسائیت کے اس عقیدہ کی تغلیط کی ہے۔ جو ہمارے اعتقاد کے مطابق عیسائیوں نے خود بنا لیا ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے برخلاف ہے۔ اسلئے مضمون نگار کو چاہیئے تھا کہ وہ اپنے عقیدہ کی صحت پر بحث کرتا اور بتاتا کہ اس عقیدہ سے نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ یہ فائدہ ہوا ہے۔ لیکن مضمون نگار نے ایسا کرنے سے بیشتر تقریباً ایک صفحہ احمدیوں اور احمدیوں کے پیشوا کو گالیوں کا ہدف بنایا ہے ہم حیران ہیں کہ "اخوت" کے ایڈیٹر نے یہ حصہ مضمون کیوں شائع کیا ہے۔ جو کچھ اس حصہ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ ہرگز امیر جماعت احمدیہ لاہور کے اعتراض سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ مضمون نویس نے نہایت طیش میں آکر اور آپے سے باہر ہو کر یہ تحریر لکھی ہے اس کا مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے

مضمون نویس نے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تحریر سے غلط حوالہ درج کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ انہوں نے نعوذ باللہ گالیاں دی ہیں۔ اگر مضمون نگار اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھتے اور اناجیل مروجہ کا مطالعہ کرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ ان کے "ربنا المسیح" نے فریسیوں اور یہودیوں کے متعلق کیا کلمات استعمال کئے۔ جو کچھ "اخوت" کے مضمون نگار نے احمدیوں اور احمدیوں کے پیشوا کے متعلق لکھا ہے۔ ہم اسکو یہاں نقل نہیں کرنا چاہتے اخبار مذکور کے جون سنہ ۱۹۶۰ء کے پرچہ صفحہ ۵ پر وہ حصہ دیکھا جا سکتا ہے اور اناجیل مروجہ کے وہ حصے بھی دیکھے جا سکتے ہیں جہاں مضمون نگار کے "ربنا المسیح" نے فریسیوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اسلئے ہم یہاں انکو بھی دہرانا نہیں چاہتے۔ کیا ہم "اخوت" کے ایڈیٹر سے توقع کریں کہ وہ آئندہ ایسے لغو مضامین جن میں دوسروں کو اور ان کے پیشواؤں کو بُرا بھلا کہا گیا ہو جیسا کہ متذکرہ بالا مضمون میں کیا گیا ہے اپنے اخبار میں شائع نہیں کریں گے اور صرف ایسے مضامین شائع کریں گے۔ جن میں اصولی بحث کی گئی ہو۔

ہم یہاں پھر واضح کر دیتے ہیں کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور کا یہ کہنا کہ تصلیب مسیح اور کفارہ کے عقیدہ سے گناہ مٹا نہیں بلکہ عیسائی ملکوں میں اس سے گناہ کو تقویت ملی ہے ایک اصولی بحث ہے اور اس پر اصولی طریق سے غور کرنا جائز ہے یہ عیسائیوں کے غلط عقیدہ کے متعلق کہا گیا ہے نہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات پر اعتراض ہے۔ اس کے جواب میں احمدیوں اور ان کے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گند اچھالنا پرلے درجہ کی بدتہذیبی ہے۔ اور ان پر ایسے طنز کرنا جو مضمون کے "ربنا المسیح" پر بھی وارد ہو سکتے ہیں۔ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کرنا ہے۔

انا اعطینٰک الکوثر

— (۲) —

دوسری بات جو اس تعلق میں مودودی صاحب نے فرمائی ہے وہ بھی بڑی عجیب ہے آپ فرماتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا تاکہ وہ لے پالک کی ابنیت کو ناجائز قرار دیتا اسلئے اس جگہ آپ کو خاتم النبیین بتایا گیا ہے مگر مودودی صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ اس جگہ کیا خصوصیت ہے کہ تمام قرآن کریم کو چھوڑ کر جس میں سینکڑوں شرعی احکام ہیں اس کو پسند کیا گیا ہے۔ سیاق و سباق سے اس خصوصیت پر کوئی روشنی نہیں پڑتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے شریعت کی تکمیل کے متعلق نہایت واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم

یعنی میں نے آج تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا ہے جہاں تک خاتم النبیین کے سیاق و سباق کا تعلق ہے یہ ظاہر ہے کہ یہاں آنحضرت صلعم کی ابوت زیر بحث ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے بیان کیا ہے زیدؓ کو آنحضرت صلعم نے لے پالک بنایا ہوا تھا اور عربوں میں لے پالک کو صلبی بیٹے کا ہی مقام دیا جاتا تھا۔ یہ ایک غلط رسم تھی۔ جب آنحضرت صلعم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے زیدؓ کی مطلقہ سے نکاح کیا۔ تو عربوں نے اپنی رسم کے مطابق اعتراض کیا۔ اللہ تعالےٰ اس اعتراض کے جواب میں فرماتا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں

ظاہر ہے کہ یہاں آنحضرت صلعم کے تعلق میں جس بات کا انکار کیا گیا ہے وہ کسی مرد کی ابوت کا ہے۔ اسلئے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے الفاظ کے یہاں ورود کے متعلق غور کرتے وقت ضروری ہے کہ ہم آپکی "ابوت" کو زیر نظر رکھیں۔ عربوں کے نزدیک بھی جس کی نرینہ اولاد نہ ہوتی تھی۔ ابتر ہوتا تھا۔ نرینہ اولاد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کی نسل باقی رہے اور پھیلے۔ جس کی اولاد کثرت سے ہو۔ اسکو دینی اور دنیوی لحاظ سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلعم کی کوئی صلبی نرینہ اولاد نہیں تھی اور زیدؓ کی ابنیت سے بھی انکار کیا گیا تھا۔ اسلئے ظاہر بین لوگوں کے نزدیک آپؐ پر یہ اعتراض وارد ہوتا تھا۔ کہ آپؐ نعوذ باللہ اس نعمت سے محروم ہیں۔ اور آپؐ کی نسل آئندہ کے لئے ختم ہو گئی ہے۔ مخالفین کا یہی اعتراض ہے جس کی رسول اللہ اور خاتم النبیینؐ کے الفاظ سے تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کیا ہوا اگر آپ کی کوئی صلبی نرینہ اولاد نہیں آپ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے تمام دنیا کے لوگوں سے بھی زیادہ کثیر لوگوں کی روحانی ابوت کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ "انا اعطینٰک الکوثر" میں یہی بات بیان فرمائی گئی ہے۔ اسلئے ہم کو رسول اللہ اور خاتم النبیین کے معنی کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ معنی ایسے ہوں جو آنحضرت صلعم کی "ابوت" کے ساتھ اور آپؐ کی صفت جو انا اعطینٰک الکوثر میں بیان کی گئی ہے اسکے ساتھ لگا کھاتے ہوں۔ صداقت سے بچنے کے لئے خیال کے گھوڑے ادھر اُدھر دوڑانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

پھر اگر یہاں کوئی ایسا قرینہ موجود ہوتا جس سے مودودی صاحب کے خیال کی تائید ہوتی تو پھر بھی اس کا مطلب صرف اس قدر ہوتا کہ آئندہ کوئی تشریعی نبی نہیں آ سکتا۔ یعنی ایسا نبی جو نئی شریعت لائے۔ مگر یہاں تو ایسی تشریح کا کوئی قرینہ سرے سے موجود ہی نہیں۔

مودودی صاحب کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ یہاں انہوں نے فرض کر لیا ہے کہ "نبی" صرف نئی شریعت لاتا ہے اور جو نئی شریعت نہ لائے وہ "نبی" نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ اپنے رسالہ دینیات کو ہی پیش نظر رکھتے تو وہ ایسی غلطی نہ کرتے۔ جس میں آپ نے "نبی" کی بعثت کی وجوہات بیان کی ہیں۔ جن میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نبی "پہلی شریعت پر اگر اس پر عمل ہونا بند ہو گیا ہو۔ تو از سر نو عمل کرانے کے لئے بھی مبعوث ہوتا ہے۔ اسلئے مودودی صاحب کی مندرجہ بالا تشریح کے مطابق اگر کوئی ایسا نبی آئے۔ تو خاتم النبیینؐ کے الفاظ اس کی آمد کو نہیں روکتے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کی تشریح ناقص ہے۔ کیونکہ اس سے ان لوگوں کی تائید ہوتی ہے جو آنحضرت صلعم کے بعد غیر تشریعی اور امتی نبی کی بعثت کے قائل ہیں۔

سوال ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ کہنے کے بعد خاتم النبیین کہنے کی کیا ضرورت تھی اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے غرض آپؐ کی صفت "کوثر" کو واضح کرنا تھا۔ یعنی آپ کی روحانی اولاد کی اتنی کثرت ہوگی کہ اسکی کوئی انتہا نہیں رہیگی نسل در اصل آپؐ کے روحانی بیٹے ہوں گے۔ یعنی آپؐ کی روحانی نسل میں ایسے انسان بھی ہونگے۔ جن کی آگے روحانی نسلیں پھیلیں گی اور جس طرح ایک درخت کی شاخوں میں سے شاخ در شاخ شاخیں نکلتی ہیں۔ اسی طرح آپکی روحانی نسل

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص صحیح معنوں میں کوشش کرے
مگر
اللہ تعالیٰ اس کوشش کو ضائع کر دے

نتائج کی خرابی کا اصل ذمہ وار اللہ تعالیٰ نہیں بلکہ خود انسان ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر معقول نظر آتی ہیں لیکن ہوتی غیر معقول ہیں اور

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے

کہ بعض باتیں معقول بھی ہوتی ہیں لیکن ان کو کھینچ تان کر غیر معقول بنا لیا جاتا ہے اور یہ دونوں باتیں قوم کے کیریکٹر کے لئے نقصان دہ اور قومی ترقی کے راستہ میں سخت روک بن جاتی ہیں۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں جب خوارج نے مخالفت کی تو انہوں نے ہر ایک کو کہنا شروع کر دیا کہ حضرت علیؓ کی خلافت باطل ہے جب انہوں نے یہ شور مچایا تو صحابہؓ نے کہا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ سے خلافت چلی آ رہی ہے۔ اور تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے ہیں۔ پھر تم کیوں ان کی مخالفت کرتے ہو۔ اس کے جواب میں ان کے لئے

مخالفت کی کوئی وجہ

بتلانی ضروری تھی یہ تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہ ہم پر حاکم بن گیا ہے اس کا کیا حق ہے کہ ہم پر حکومت کرے۔ کیونکہ سب نے کہنا تھا کہ جس طرح ہم نے اب ان کی بیعت کی ہے۔ اسی طرح پہلوں کی بھی تو کرتے آئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی حضرت عمرؓ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عثمانؓ کی بیعت کی تھی۔ اب حضرت علیؓ کی بیعت کر کے ان کی مخالفت کے کیا معنی۔ جس طرح آج ہم غیر مبائعین سے کہا کرتے ہیں کہ جب تم نے حضرت خلیفہ اولؓ کی بیعت کی تھی۔ تو اب تمہیں کیا مشکل پیش آ گئی ہے۔ غیر مبائعین نے اس کے لئے یہ عذر تلاش کیا کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ اور بعض یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ غلطی نہیں ہوئی ہم نے ان کی بیعت پیر کے طور پر کی تھی۔ خلیفہ کے طور پر نہیں کی تھی گو ان کے اعلانات میں خلیفہ ہی لکھا ہے بہرحال جب کوئی انسان کوئی بات لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تو اس کے لئے اسے کوئی نہ کوئی دلیل دینی پڑتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے پہلو کو مضبوط کر سکے

حضرت علیؓ کی خلافت

پر جب خوارج نے شور مچایا اور لوگوں نے کہا کہ تم علیؓ کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الحکم الا للہ یعنے حکومت اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اور جب حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے تو حضرت علیؓ کا ہم پر کیا اختیار ہے اور جب ہر حکم اللہ تعالیٰ نے جاری کرنا ہے تو ہم کسی انسان کا حکم کیوں مانیں۔ اس لئے خوارج کہا کرتے کہ الحکم للہ والامر شوریٰ بیننا یعنے حکم اللہ تعالیٰ کا ہوگا اور اگر مشورہ کرنا ہوگا تو ہم سب مل کر کریں گے۔ وہ درمیان میں سے یہ بات اڑا دیتے تھے کہ شورے تو کر لی لیکن شوریٰ کا فیصلہ نافذ ہوگا یا نہیں اور اگر فیصلہ نافذ ہوگا تو الحکم للہ کیسے باقی رہا۔ بہرحال انہوں نے حضرت علیؓ سے لوگوں کو علیحدہ کرنے کے لئے یہ ایک چال چلی تھی جس سے عوام دھوکہ کھا گئے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا کہ جب قرآن کریم میں لکھا ہے۔ کہ ان الحکم الا للہ کہ

حکومت خدا کی ہی ہونی چاہیئے

تو کسی اور کا کیا حق ہے کہ ہم پر حکم چلائے حضرت علیؓ کے پاس کسی نے جا کر کہا کہ خارجی بڑا شور مچاتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں الحکم للہ والامر شوریٰ بیننا کہ حکومت خدا کی ہے۔ اور ہمارا کام ضرورت کے وقت آپس میں مشورہ کرنا ہوگا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کلمۃ الحق اُرید بھا الباطل کہ وہ بات تو سچ کہتے ہیں لیکن اس سے جو نتیجہ نکالتے ہیں وہ جھوٹ ہے

غرض انسان

اپنی بات منوانے کے لئے

کوئی نہ کوئی رنگ اختیار کرتا ہے۔ اور کوئی نہ کوئی دلیل دیتا ہے۔ اسی قسم کی باتوں میں سے ایک بات آجکل بھی لوگوں میں رائج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دین پر زور دیا تو یہ کہنا شروع کیا کہ نتیجہ خدا کے اختیار میں ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ نتیجہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن لوگوں نے اس سے غلط نتیجہ نکال لیا۔ چنانچہ ہر شخص جو ناسمجھی سے کام کرتا ہے یا اس طرح کام کرتا ہے جس طرح پاگل کرتے ہیں اور نتیجہ خلاف توقع نکلتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ میں نے تو کام کرنا تھا سو کر دیا نتیجہ تو خدا نے نکالنا تھا۔ اگر نتیجہ خلاف نکلا ہے تو اس میں میرا کیا اختیار ہے حالانکہ

یہ خلاف عقل بات ہے

کہ کوئی شخص صحیح کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی کوشش ضائع کر دے جو بھی صحیح کوشش ہوگی اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ضرور صحیح نتیجہ ظاہر کرے گا دنیا میں تین قسم کے کام ہوتے ہیں۔ ایک ایسا کام ہوتا ہے جس میں بندے کی رائے خدا تعالیٰ کی رائے سے ٹکراتی ہے۔ اور ایک ایسا کام ہوتا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی رائے اور بندے کی رائے متوازی ہوتی ہے اور ایک ایسا کام ہوتا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی رائے غیر جانبدار رہتی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی رائے سے بندے کی رائے مخالف ہوتی ہے یعنی خدا تعالیٰ کی حیثیت سے بندے کا ارادہ مخالف ہوتا ہے۔ وہاں لازمی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی مشیت غالب آئے گی اور بندے کی کوشش کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرے گی مثلاً خدا تعالیٰ کسی قوم کے متعلق یہ فیصلہ فرماتا ہے کہ اس قوم پر تباہی آ جائے۔ تو چونکہ

خدا تعالیٰ کی مشیت

یہ ہوگی کہ وہ قوم تباہ ہو جائے۔ اس لئے وہ قوم تباہ ہو جائے گی یا خدا تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ آگ لگے تو فلاں چیز جل جائے یا تیل کو آگ لگائی جائے تو وہ جلے تو اس کے مقابل میں جو شخص اسکے الٹ خواہش کرے گا وہ یقیناً پوری نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو پانی پلائے لیکن ساتھ ہی یہ کہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔ تو اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ اس کا پیٹ بھر جائیگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے پانی پیٹ بھرنے کے لئے بنایا ہے۔ اور اس کی مشیت یہی ہے کہ پانی سے پیٹ بھرے۔ لیکن جہاں خدا تعالیٰ غیر جانبدار ہوتا ہے۔ وہاں اگر انسان

عام قانون قدرت

کے موافق چلے گا تو وہ کامیاب ہو جائیگا۔ اور اگر مخالف چلے گا تو ناکام ہو جائے گا۔ مثلاً تجارت ہے خدا تعالیٰ نے تجارت کے لئے کچھ قوانین بنائے ہیں۔ جو ان قوانین کے ماتحت چلے گا۔ جو تجارت کی ترقی کے لئے ضروری ہیں وہ اس میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور جو ان قوانین کے ماتحت نہیں چلے گا وہ ناکام ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس میں کوئی دخل نہیں دے گا۔ مثلاً

ایک ملک ایسا ہے

جو زرعی ہے۔ جہاں سبزیوں اور پھلوں کی تجارت خوب ہو سکتی ہے۔ اگر وہاں کوئی شخص لوہے کا کارخانہ جاری کرتا ہے تو چونکہ وہ لوہے کا کارخانہ ملک کے حالات کے خلاف جاری کرتا ہے۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ اس کے خلاف نکلے گا۔ اب اس میں خدا تعالیٰ نے کوئی دخل نہیں دیا اگر وہ ناکام ہوا ہے تو اپنی غلطی کی وجہ سے اسی طرح اگر ایسے ملک میں جس میں لوہے کی کانیں ہیں اور وہاں لوہے کا کارخانہ اچھا چل سکتا ہے یا کوئلے کی کانیں ہیں۔ اور اس سے تارکول بنایا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح سائنس کے ذریعہ اور چیزیں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ اگر وہ وہاں اپنا کارخانہ جاری کرتا ہے۔ تو وہاں

مشیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جو بجارت کیلئے مناسب ماحول تھا اس میں اس نے کام کیا اس لئے لازماً وہ کامیاب ہو جائیگا اس کی اس کامیابی کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا تعالےٰ نے اس میں دخل دے کر اسے کامیاب کیا ہے اگر ہم ایسا کہیں تو یہ غلط ہوگا کیونکہ

خدا تعالےٰ نے کچھ قوانین بنائے ہیں

جو ان کے ماتحت چلے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو ان کے خلاف چلے گا ناکام ہوگا چونکہ وہ اس کے مطابق چلا تھا اس لئے کامیاب ہو گیا۔ پہلی حالت میں خدا تعالےٰ نے اسے ناکام کیا تھا تو اس لئے کہ وہ کہتا تھا کہ پانی پیا جائے لیکن پیٹ نہ بھرے کپڑے کو آگ لگائی جائے لیکن کپڑا نہ جلے اور مٹی کے تیل کو آگ لگائی جائے لیکن تیل نہ جلے اور چونکہ یہ باتیں خدا تعالےٰ کی مشیت کے خلاف تھیں اور وہ شخص خدا کی مشیت کے خلاف چلتا تھا اس لئے خدا تعالےٰ نے اسے ناکام کیا لیکن دوسری حالت میں خدا تعالےٰ نیوٹرل تھا اس نے ایک عام قانون مقرر کیا تھا کہ جو اس کے ماتحت چلے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو اس کے خلاف چلے گا وہ ناکام ہوگا چونکہ وہ اس کے مطابق چلا اس لئے وہ کامیاب ہو گیا

تیسری حالت

وہ ہے جس میں خدا تعالےٰ کی مشیت بندے کے ارادہ کے متوازی ہوتی ہے جیسا کہ ایک مامور کہتا ہے میں نے لوگوں کو ہدایت دینی ہے اور خدا تعالےٰ کا فیصلہ بھی یہی ہوتا ہے کہ اس نے ہدایت دینی ہے۔ اب یہ چیز ایک عام قانون کے ماتحت نہیں کیونکہ یہاں خدا تعالےٰ کی مشیت یہ ہے کہ جو کام یہ کریگا وہی کام میں نے کرنا ہے۔ تو جہاں بندے کا ارادہ اور خدا تعالےٰ کی مشیت اکٹھے ہو جائیں وہاں اگر کوئی صحیح کام کرنے والا ہوگا تو یقیناً کامیاب ہوگا۔ اور اگر صحیح طور پر کام نہ کرنے والا ہوگا۔ تو اس کا نتیجہ خدا تعالےٰ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی اپنی غلطی کی وجہ سے خراب نکلے گا۔ دنیا میں جب کوئی مامور آتا ہے تو کئی لوگ اس کے ذریعہ سے ہدایت پاتے ہیں اب اگر ہدایت پانے والے لوگ بجائے اس کے کہ جو اس مامور کو پیغام ملا ہو وہ لوگوں کو سنائیں اور اس طرح لوگوں تک پیغام حق پہنچائیں یہ کریں کہ ڈنڈا ماریں اور کہیں ایمان لاتے ہو یا نہیں تو یہ

یقینی بات ہے

کہ ہم اس کا نتیجہ الٹا نکلے گا۔ لوگوں میں ان کی مخالفت ہو جائے گی اور ایمان نہیں لائے گی۔ اب اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نے تو کوشش کی تھی لیکن نتیجہ نہ نکلا تو ہم کہیں گے کہ تم نے عقل کے خلاف بات کی تھی اور اب تم عقل کے خلاف فعل کر کے کہتے ہو کہ ہم نے بڑی کوشش کی لیکن نتیجہ نہیں نکلا قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ہدایت دیتا ہے کہ ایسے رنگ میں بات کرو جو دلوں کو کھینچ لینے والی ہو اور نتیجہ خیز ہو اگر تم ایسی بات کرتے جو دلوں کو کھینچ لانے والی ہوتی تو تم ضرور کامیاب ہو جاتے لیکن تم نے ایسے طریق پر اپنی بات پیش کی جو خلاف عقل تھا اس لئے تم ناکام ہو گئے اور جب تم ناکام ہوئے تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے بڑی کوشش کی تھی لیکن نتیجہ خدا کے اختیار میں تھا حالانکہ

یہ عذر بالکل غلط ہے

ہماری جماعت کے بعض کام جو خراب ہوتے تو اس وجہ سے کہ کام کرنیوالے بجائے اپنے اوپر الزام لینے کے خدا کے اوپر الزام رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام میں کوئی غلط طریق اختیار کرتا ہے اور اس وجہ سے وہ اس میں ناکام ہوتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے تو بڑی کوشش کی تھی لیکن نتیجہ نہیں نکلا اب میں نتیجہ کا تو ذمہ وار نہیں

نتیجہ تو خدا نے نکالنا ہے

گویا قصور ہے تو خدا تعالےٰ کا اس کا کوئی قصور ہی نہیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کے نتائج مشتبہ ہوتے ہیں لیکن ہمارے متعلق تو خدا تعالےٰ نے پہلے سے کہہ دیا ہے کہ ہم کامیاب ہونگے پس اگر ہمارا نتیجہ خراب ہوگا تو ہماری اپنی غلطی کی وجہ سے ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوشش تو کی تھی لیکن نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ خدا تعالےٰ نے پہلے سے ہمارے متعلق کہہ دیا ہے کہ ہم کامیاب ہونگے پس اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو اس وقت ہمارا یہ عذر ایک غلط بہانہ ہوگا۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ

مسلمانوں پر تنزل

اس وجہ سے آیا ہے کہ انہوں نے اور خاص کر ہمارے ملک کے مسلمانوں نے اپنی تمام ناکامیوں کی ذمہ دار خدا تعالےٰ پر ڈال دی تھی۔ جب کام خراب ہو جاتا تو کہہ دیتے کہ ہم نے تو بڑی کوشش کی تھی لیکن خدا نے کام نہیں ہونے دیا اسطرح خدا تعالےٰ کا نام لے کر وہ اس کی ہتک کرتے تھے۔ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کا نام ظاہراً تو نہیں لیتی لیکن indirectly فعل کو اس کی طرف منسوب کر دیتی ہے۔ یہ کہنا کہ نتیجہ نہیں نکلا اس کے یہی معنے ہوا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے کام خراب کر دیا ہے حالانکہ

یہ غلط بات ہے

مومن کو ذمہ داری ہمیشہ اپنے اوپر لینی چاہیئے اور کہنا چاہیئے کہ مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔ لوگ اس وجہ سے محنت نہیں کرتے کہ وہ جانتے ہیں اگر ناکام رہے تو کہہ دیں گے ہم نے تو کوشش کی تھی لیکن نتیجہ نہیں نکلا نتیجہ نکالنا تو خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے اگر ہر ایک شخص سمجھے کہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور جو نتیجہ نکلنا ہے وہ میرے اپنے کام پر منحصر ہے تو وہ کیوں محنت نہ کرے یہ درست ہے کہ نتیجہ خدا تعالیٰ نے ہی نکالنا ہے اور یقیناً نتیجہ خدا تعالےٰ نے ہی نکالنا ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے ہمیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ تو اگر پھر بھی نتیجہ ہمارے حق میں نہیں نکلتا تو ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے نہیں نکلتا۔ اگر یہ خیال لوگوں کے دلوں میں راسخ ہو جائے کہ اگر کوئی کام نہیں ہوتا تو ہماری اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے تو لوگوں کی ہمتیں دس گنا بڑھ جائیں مگر چونکہ

خدا تعالیٰ پر الزام لگانے کی عادت

ہے اس لئے نفس محنت نہیں کرتا۔ اب اس ذہنیت کو بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے ہمیشہ یاد رکھو کہ نتیجہ خراب نکل ہی نہیں سکتا۔ جب خدا تعالےٰ کی مشیت اور بندے کا ارادہ متوازی ہو جائیں۔ اور وہ کام ہو ہی نہیں سکتا جہاں خدا کی مشیت بندے کے ارادہ سے ٹکراتی ہو۔ پس یا تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالےٰ کا فیصلہ احمدیت کی ترقی کے خلاف ہے اس وجہ سے باوجود اس کے کہ ہم نے صحیح طریقہ اختیار کیا تھا ہم کامیاب نہیں ہو سکے اور یا پھر ہمیں کہنا پڑے گا کہ

خدا تعالیٰ کا فیصلہ

تو یہی تھا کہ ہم کامیاب ہوں اور ہم نے صحیح ذریعہ بھی استعمال کیا لیکن خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا جس کے معنے یہ ہوں گے کہ خدا تعالےٰ نعوذ باللہ بے طاقت ہے لیکن یہ غلط ہے نتائج کی خرابی کا اصل ذمہ دار خود انسان ہوتا ہے۔ اور جب بھی کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو اس کی ذمہ داری کام کرنے والے پر عائد ہوتی ہے۔

افریقہ میں عیسائیت کے خلاف انقلاب

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

دنیا کے مشہور اور کثیر الاشاعت رسالہ Time نے اپنی ۱۳ رجون ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں Religion کے باب میں Revolt Against Christianity کے عنوان سے ایک مختصر مضمون شائع کیا ہے جس میں کینیا۔ روڈیشیا۔ نیاسا لینڈ اور نائیجیریا کے مذہبی اور تبلیغی کوائف پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام کے بالمقابل عیسائیت کی پوزیشن کے متعلق اپنی رائے کا اظہار یوں کیا ہے۔

"It was only a temporary victory. All over Africa there is a revolt against Christianity" یعنی در اصل عیسائیت کو تو افریقہ میں صرف عارضی اور وقتی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ تمام افریقن ممالک میں عیسائیت کے خلاف انقلاب قائم ہو چکا ہے۔"

بعض یقینی اور معمولی واقعات اور عینی مشاہدات بیان کرنے کے بعد مضمون نگار رقمطراز ہے کہ "The time is shorter" کہ اب وقت بہت ہی مختصر ہے۔ پھر گھبراہٹ اور اضطرابی کیفیت کا ذکر یوں کرنے پر مجبور ہے "It is shorter in some places than in others" یعنی بعض علاقوں میں تو بہت ہی تھوڑا وقت اس خطرہ کے اظہار کا ہے۔ اسکے بعد رسالہ مذکورہ روڈیشیا، نائیجیریا اور کینیا کا نام نمایاں الفاظ میں ذکر کرتا ہے کہ یہاں کے حالات انتہائی نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ ہے وہ انقلاب عظیم جو سیدنا امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس قدسیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں پیدا ہو رہا ہے۔ مسیح پاک نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"

سو آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا مشاہدہ کر رہے ہیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کا شاندار نتیجہ

امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں سے ۳۳ طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ۳۰ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس لحاظ سے نتیجہ ۹۰.۹ فیصد رہا۔ جو کہ ضلع بھر میں دوسرے نمبر پر ہے

احباب دعا فرما دیں کہ خدا تعالےٰ عملہ کو آئندہ بھی سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار: غلام حیدر ہیڈ ماسٹر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

احمدیہ مشن ڈچ گی آنا کی تبلیغی سرگرمیاں

ریڈیو پر تقاریر اور درس قرآن

صدر آئزن ہاور کے نام تبلیغی خط اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(از مکرم شیخ رشید احمد صاحب مبلغ ڈچ گی آنا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

بذریعہ ریڈیو تقاریر کے سلسلے میں پہلے سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں مختلف عنوانات پر مثلاً لٹریچر کا مل۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کی ضرورت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سیدنا حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود کے ساتھ خلافت۔ جماعت احمدیہ کا پروگرام، یوم مصلح موعود یوم مسیح موعود وغیرھم پر مختلف زبانوں میں تقاریر نشر کی گئیں۔ قبل ازیں اس قدر تقاریر کا موقع بذریعہ ریڈیو ملنے میں بہت مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہوتی رہیں۔ گو اس دفعہ بھی بعض شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑا مگر کامیابی پہلے سے بڑھ کر ہوئی۔

بایں وجہ ہزاروں افراد تک ہر ہفتہ پیغام حق پہنچایا جاتا رہا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ تقاریر مؤثر ثابت ہوئیں۔ متعدد افراد نے مختلف مواقع پر اپنے عمدہ خیالات کے اظہار سے احمدیہ مسلم مشن ڈچ گی آنا کو خراج تحسین پیش کیا۔ خصوصیت کے ساتھ خاکسار کی دو تقاریر (۱) خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کی ضرورت (۲) اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سید ولد آدم فخر موجودات حضرت خاتم النبیین کے ساتھ۔ کے دوبارہ نشر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ہمارے مشن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ درس قرآن کریم کا سلسلہ بذریعہ ریڈیو برابر جاری ہے۔ جس سے کثیر التعداد احباب استفادہ کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر ہماری تقریریں اور درس قرآن مجید کو غیر مسلموں نے بھی پسند کیا اور تعریف کی ہے۔ اس ضمن میں ہندو پنڈت ہنڈولی صاحب قابل ذکر ہیں۔ ایک دفعہ جبکہ خاکسار درس قرآن مجید کے اختتام پر ریڈیو اسٹیشن سے باہر آیا۔ پنڈت صاحب موصوف خاکسار سے مخاطب ہو کر کہنے لگے "گو میں ہندو ہوں۔ مگر مجھے تلاوت قرآن کریم اور اس کی تفسیر سے بہت لگاؤ ہے۔ کئی دنوں سے آپ سے ملنے کی خواہش تھی جو آج پوری ہوئی ہے۔ میں ہمیشہ اپنے دائرہ احباب میں آپ کے مشن کی تعریف کرتا ہوں"۔

اسی طرح بعض لبنانی النسل عیسائیوں نے بھی تلاوت قرآن کریم کو بہت پسند کیا ہے۔ متعدد مضامین لوکل اخبارات میں شائع ہوئے مثلاً اسلام کے بنیادی مسائل۔ تعدد ازدواج وغیرہ ڈچ دیباچہ قرآن کریم کی متعدد اقساط اور خاص طور پر ایک طویل مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم قیادت نیز آپ کی مقدس ذات میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق شائع ہوا۔ ان علاقوں اسلام کے خلاف عیسائیت نے بہت غلط فہمیاں پیدا کی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف اخبارات پر رومن کیتھولک چرچ کا شدید دباؤ اسلام کے متعلق پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے رستے میں بہت بڑی روک ہے۔

اس دباؤ کے دفع کرنے میں ہمارے مشن کو خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی فضا پیدا ہو رہی ہے جو عوام الناس کی توجہ کو اسلام کی طرف مبذول کرانے کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اس عرصہ میں متعدد دورے کئے گئے احمدیہ سکول میں مختلف اسباق دیئے گئے۔ نیز مختلف عنوانات پر طلباء کو تقاریر نوٹ کروائی گئیں۔ تین مرتبہ ۵ طلباء کے گروپ نے (۱) اسلام دین کامل ہے (۲) سیدنا حضرت نبی کریم کی سیرۃ طیبہ (۳) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) سیدنا حضرت فضل عمر (۵) انبیاء علیہم السلام کی ضرورت وغیرھم عنوانات پر دلچسپ تقاریر کیں۔ متعدد احباب نے ان دلچسپ پروگراموں کی تعریف کی۔ الحمد للہ۔

ایک امریکن آفیسر کی اہلیہ سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ خاکسار نے سب سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی۔ بغرض مطالعہ دی۔ جس کے چند صفحات کے مطالعہ کے بعد کہنے لگیں کہ میں ایشیاء میں کافی وقت مقیم رہی ہوں وہاں میں نے مختلف مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ مگر آج تک ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ جس میں روحانیت کی عمیق اور باریک راہوں کو بیان کیا گیا ہو۔ مذکورہ بالا کتاب کے دوران مطالعہ انہوں نے دیباچہ قرآن کریم کا مطالعہ کیا تا وہ قرآن کریم کا مطالعہ کر سکیں جس پر خاکسار نے ان کو دیباچہ قرآن کریم بغرض مطالعہ دیا۔ چند دن کے بعد خاکسار جب دوبارہ ان کے ہاں گیا۔ وہ کہنے لگیں کہ آپ نے (خاکسار ناقل) مجھے بتایا تھا کہ اس دیباچہ کا مصنف میٹرک بھی پاس نہیں مگر اس کے مطالعہ سے میں نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ اس کا مصنف ایک نہایت کامیاب سکالر ہے نیز وہ ماہر نفسیات ہے۔ نیز مجھ سے سوال کیا کہ مصنف نے کسی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ آپ یقین کیجئے حضور کسی بھی دنیاوی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل نہیں کی جو علم و عرفان حضور اقدس کو ملا ہے سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ مگر کسی صورت بھی وہ اس امر کو تسلیم نہ کرتی تھیں

اسی طرح ایک افریقن النسل گھرانہ میں تبلیغ کرتا رہا صاحب خانہ نے ڈچ زبان میں بعض کتب خریدیں ان کے مطالعہ کے بعد مجھے کہنے لگا کہ جو نشانات حضرت احمد علیہ السلام کی آمد کے بیان کئے گئے ہیں وہ واقعی ان کی ذات میں پورے ہوتے ہیں۔ اس دوست نے اپنی اہلیہ سے جو کٹر رومن کیتھولک ہیں ذکر کیا جس کی وجہ سے اس کی شدید مخالفت ہوگئی ہے۔ دوست دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو حق قبول کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ اسی طرح بعض عیسائی دوکانداروں اور طلباء کو تبلیغ کی گئی نیز لٹریچر بھی دیا گیا۔

کچھ عرصہ سے بہائیت نے بھی اس کالونی میں قدم جمانے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ ایک دوست نے (جو خاکسار کے زیر تبلیغ ہیں) خاکسار کو بتایا کہ انہیں ایک نئے مذہب "بہائیت" کا مبلغ ملا تھا۔ جس پر انہوں نے احمدیت کا ذکر بھی بہائی مبلغ سے کیا۔ خاکسار نے چند دن بعد انہیں کہا۔ کہ آپ اپنے ہاں وقت مقرر کریں جس میں خاکسار اور بہائی مبلغ آپ کی موجودگی میں تبادلہ خیالات کریں۔ ایک اتوار کی شام ۵ بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔ مگر باوجود وعدہ کے بہائی مبلغ نہ پہنچے ان کے گھر بھی پیغامبر بھیجا گیا جس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں احمدی مبلغ کے ساتھ گفتگو کرنے پر آمادہ نہیں ہوں۔ اس خبر کے ملنے کے بعد اسی موقع پر خاکسار نے "کمیونزم اور اسلام" کے موضوع پر دوستوں سے گفتگو شروع کی جس کی وجہ سے نہایت دلچسپ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری ہوگیا جو رات کے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

اساتذہ کے ایک گروپ کے ساتھ بھی متعدد مرتبہ تبادلہ خیالات کیا گیا جس میں احمدیت کی غرض و غایت اور اس کے مستقبل کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو بیان کیا گیا۔

ماہ دسمبر میں یہاں کی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کیا جس کی رو سے آئندہ اس ملک کا اپنا علم ہونا قرار پایا۔ جو ڈچ Flag کے ساتھ سرکاری تقریبات میں لہرایا جائے گا چونکہ اس ملک کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ اس کا اپنا Flag متعین کیا گیا اسلئے اس دن کو نہایت شان و شوکت سے منایا گیا علم لہرانے کی خاص تقریب منائی گئی جس میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک کے سفراء اور دیگر معززین کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے۔ خاکسار کے نام بھی شرکت کیلئے دعوتی کارڈ موصول ہوا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے کثیر التعداد افراد جن میں ممبرز آف پارلیمنٹ۔ سول حکام اور شہر کے معززین شامل تھے تعارف حاصل کیا نیز احمدیہ مسلم مشن کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔

ڈسٹرکٹ Saramacca میں ایک مقام پر ایک پل کی سرکاری رسم افتتاح کے موقع پر اس علاقہ کے چیف کی طرف سے خاکسار کو بھی شرکت کی دعوت ملی علاقہ کمشنر Mr. van Ratlers نے رسم افتتاح ادا کی اس موقع پر ایک بڑے مجمع میں خاکسار نے بھی تقریر کرتے ہوئے سوشل ترقی کے اصول بیان کئے۔

ماہ فروری میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب تھی خاکسار نے اس اہم موقع پر بذریعہ ریڈیو تقریر کی اس تقریب پر ایک انٹرویو خاکسار کا ریڈیو Rapar نے لیا اور اسی طرح بذریعہ ریڈیو AVROS ایک تقریر نشر کی گئی۔ انٹرویو میں خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جو خبروں کے معاً بعد نشر کئے گئے۔

مارچ کے پہلے ہفتہ میں صدر آئزن ہاور آئے جن کو یہاں کی حکومت اور عوام کی طرف سے انتہائی اہمیت دی گئی چنانچہ اس اہم موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے امریکن سفیر سے ملاقات کر کے صدر موصوف کو اسلامی لٹریچر تحفۃً پیش کرنے کے متعلق گفتگو کی۔ سفیر موصوف نے بتایا کہ استقبالیہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر تحفہ گورنر کو دیا جائے وہ صدر کی خدمت میں پیش کریں گے۔ لہٰذا خاکسار نے گورنر کی وزارت کے ڈائریکٹر Dr. C. Nagtegaal کو صدر آئزن ہاور کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" پیش کی۔ اسی طرح ایک خط بھی خاکسار نے صدر آئزن ہاور کی خدمت میں ارسال کیا۔

خاکسار کے اس تحفہ کا ذکر موٹے حروف میں یہاں کے اخبارات نے شائع کیا نیز میرے خط کو بھی شائع کیا۔ اس سلسلہ میں ایک سابق وزیر نے خاکسار سے کہا کہ صدر آئزن ہاور کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کرنے سے درحقیقت آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ کے نقش قدم کو اختیار کیا ہے جس طرح حضرت نبی اکرم نے اپنے وقت کے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے تھے یہی کام آپ نے کیا ہے۔

صدر آئزن ہاور کی طرف سے خاکسار کو شکریہ کا خط بھی موصول ہوا ہے جو کہ یہاں کے اخبارات میں چھپ چکا ہے۔

یوم مسیح موعود کے سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ ریڈیو AVROS پچیس منٹ تک تقریر کی گئی جس میں اس دن کی اہمیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کا تذکرہ کیا گیا۔

بالآخر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ جو مشکلات اور رکاوٹیں ہمارے رستہ میں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو دور فرمائے۔ آمین۔

انصار اللہ کی توجہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"وہ لوگ جو کچھ دینی کام کرنے کے بعد اور کچھ عرصہ قربانی کرنے کے بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سستی پیدا ہوجاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو ذمہ واریوں کا احساس دلایا جائے۔ ایسے لوگوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایک آدمی ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن نہ کھائے تو وہ بیٹھ جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ تو اس کا پچھلا کھایا ہوا اُن کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے۔ اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو اس کی زندگی خطرہ میں پڑجاتی ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام زعماء و ناظمین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ نیابت میں اس امر کا جائزہ لیں کہ وہ مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض کو پورا کرنے کی کس حد تک کوشش فرما رہے ہیں۔

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات چار ہیں (۱) چندہ مجلس (۲) چندہ تعمیر دفتر (۳) چندہ سالانہ اجتماع (۴) چندہ اشاعت لٹریچر۔ مجلس کی ان مالی تحریکات کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ مجلس کا ہر غریب سے غریب رکن بھی معمولی سی توجہ اور کوشش سے ان تحریکات میں شرح صدر سے حصہ لے سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ زعماء کرام و ناظمین ضلع اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں احباب کرام کا تعاون حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں تاکہ ہمارا ہر ایک بھائی اس جوئے شیریں سے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق دائمی طور پر مستفید و مستفیض ہو سکے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوسکتی ہے جس میں استقلال و دوام کا رنگ پایا جائے" وما توفیقی الا باللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ مہدی پور ضلع سیالکوٹ کے پریذیڈنٹ مستری ہاشم الدین صاحب کی دو نوجوان لڑکیاں سات آٹھ دن بیمار رہ کر مورخہ ۶-۷ جولائی ۱۹۶۰ء کو وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مستری صاحب کے لئے یہ بہت گہرا صدمہ ہے بالخصوص اس لئے کہ آپ عمر رسیدہ ہیں اور اولاد نرینہ سے پہلے ہی محروم ہیں۔ احباب جماعت ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنے خاص فضل سے انہیں اولاد عطا فرمائے۔ آمین

(منشی حمید اللہ عرف ثناء اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مہدی پور)

(۲) بندہ کے حقیقی بڑے بھائی میاں محمد شفیع صاحب ولد خدا بخش صاحب انصاری موصی ۱۰۵۶۸ حلوائی صدر بازار نوشہرہ مورخہ ۵/۷/۶۰ بروز منگل بوقت ۵½ بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود کفیل اور نگران ہو۔ آمین ثم آمین۔

(محمد صدیق قادیانی غلہ منڈی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

درخواستہائے دعا

حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ والے ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(چوہدری) محمد اسمٰعیل از ربوہ)

(۲) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ راجہ غلام حسین صاحب سلطان سرگودھا کو اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید حلقہ پشاور)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

بیرونی ممالک میں غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز انگریزی" جاری فرمایا تھا۔ جس میں دیگر مذاہب پر اسلامی تعلیم کی روشنی میں تبصرہ کرنے کے علاوہ اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان پر برتری کی ثابت کی جانی مقصود تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی کہ

"یہ رسالہ کثیر تعداد میں شائع ہوا کرے اور بیرونی ممالک میں اس کی اشاعت عام ہو۔ کم از کم دس ہزار کی تعداد تو ہو"

لیکن افسوس کہ ابھی تک ہم حضور کی اس اہم خواہش کو پورا نہیں کر سکے۔ پس میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں کہ

(۱) اس کا علمی معیار کیسے بلند کیا جاسکتا ہے؟

(۲) اس کی اشاعت کیسے بڑھائی جاسکتی ہے؟

کثرت اشاعت کا ایک تو واضح طریق یہ ہے کہ سب احباب ایک تو خود اپنے نام رسالہ جاری کروائیں اور دوسرے غیر مذاہب کے احباب کے نام بھجوانے کے لئے ہماری اعانت فرمائیں دس روپے سالانہ حضور علیہ السلام کی خواہش کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب کرام خاص طور پر توجہ فرمائیں گے۔ (مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

قابل توجہ اطفال احمدیہ

نصاب امتحان مقابلہ وظائف برائے اطفال احمدیہ عمر ۱۲ تا ۱۵

۱ پارہ اول کے کسی ایک رکوع کی قراءت۔

۲ چہل احادیث و چالیس جواہر پارے

۳ نام و سرسری معلومات خلفاء راشدین دور اول و دوم

۴ - احمدیت کے عقائد و مسائل

۵ سلسلہ احمدیہ کے متعلق تاریخی معلومات

۶ بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات

۷ پاکستان کے متعلق تاریخی و جغرافیائی معلومات

۸ - جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

— یہ وظائف انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہیں جو اول و دوم آنے والوں کو بصورت پوری و نصف معافی فیس سال تمام دیئے جائیں گے۔ امتحان بتقریب اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔ (قائد تعلیم انصار اللہ۔ ربوہ)

قابل توجہ کالجیٹ احمدی طلبہ

انصار اللہ کراچی کے یک سالہ وظیفہ ۱۵/- روپے ماہوار کے لئے دوران تعطیلات گرما تیاری ہم خرمہ و ہم ثواب کی مصداق ہے۔ طلبائے جامعہ احمدیہ اور دیگر کالجوں کے احمدی طلبہ توجہ کریں۔

نصاب (۱) سیرۃ خیر الرسلؐ (۲) حیات طیبہ حضرت مسیح موعودؑ (۳) اسلامی اصول کی فلاسفی (۴) کشتی نوح

— امتحانِ مقابلہ سال رواں کی آخری سہ ماہی میں ہوگا (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء بمقام ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ و جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس اور اراکین مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کے متعلق تفصیلات عنقریب مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۵۲ میں سلطانہ اختر زوجہ رانا عبدالستار خاں قوم راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۶۰ء ساکن چک $\frac{۲۹۴}{گ ب}$ سیال پور ڈاک خانہ خاص تحصیل ٹوبہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

موجودہ وقت میں میری جائیداد بصورت زیور۔ گلوبند۔ کانٹے ایک جوڑی۔ سوئی ایک عدد انگوٹھی دو عدد ہر ایک طلائی۔ کل وزن دس تولہ صرف قیمتی ۔/۱۴۰۰ روپیہ اور سکہ اور چینی چاندی وزنی پچیس ۲۵ تولہ قیمت پچاس روپیہ صرف اور ایک عدد گھڑی قیمتی یک صد روپیہ صرف اور مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ صرف اس کل جائیداد مبلغ دو ہزار پانچ صد پچاس روپے ۔/۲۵۵۰ کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت الوہاب

العبد سلطانہ اختر بقلم خود

گواہ شد رانا عبدالستار خاں بقلم خود خاوند موصیہ ۲۱/۵/۶۰

گواہ شد صوفی عبدالغفور بقلم خود موصی وصیت ۱۴۳۸۵ کالونی غلام محمد آباد لائل پور ۲۱/۵/۶۰

نمبر ۱۵۷۶۷ میں ایم غلام رسول بھٹی ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ فارغ عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت پاکستان میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے مجھے اپنے لڑکوں سے اس وقت قریباً ۴۰ چالیس روپے ماہوار بطور اخراجات ملتے ہیں۔ میں اس کے دسویں $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور آمد یا جائیداد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد میں پیدا کروں تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

العبد۔ ایم غلام رسول بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنی سرروڈ سندھ ڈاک خانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد ڈاکٹر قمر احمد۔

گواہ شدہ رشید احمد بھٹی پسر ایم غلام رسول۔

نمبر ۱۵۷۶۸ میں چوہدری مقبول احمد ولد چوہدری عمر الدین قوم ارائیں پیشہ دکان داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھ محلہ گوجرہ ڈاک خانہ گوجرہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۲}{۴}$ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

شربت شیرہ کی دکان کرتا ہوں جس کی ماہوار آمد تقریباً مبلغ ۔/۵۰ روپے ہے اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) ضلع جھنگ وصیت کرتا ہوں اور $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ ماہوار باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا (ii) میری غیر منقولہ جائیداد سوا دو ایکڑ زرعی زمین جدی قیمت موجودہ دو ہزار واقع چک نمبر ۳۰۰ جھنگ برانچ ڈاک خانہ گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں ہے۔ اس کی بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ یعنی ۲ صد روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان) کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت ہوگی ۔ بوقت وفات اگر میری جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد مقبول احمد بقلم خود گڑھ محلہ گوجرہ ڈاک خانہ گوجرہ ضلع لائل پور $\frac{۱۲}{۴}$ ۱۱

گواہ شد بقلم خود محمد شریف دانش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرہ

گواہ شد عبدالغفور برادر موصی معرفت پیٹرول پمپ ایم۔ جی۔ احمد اینڈ سنز منگھیانہ

افریقہ کے نو آزاد ممالک

افریقہ میں آج سے چند ہفتوں قبل بارہ آزاد ملک تھے یعنی کیمرون۔ ایتھوپیا۔ گھانا گنی۔ لائبیریا۔ لیبیا۔ مراکش۔ سوڈان۔ ٹوگو تونس۔ یونین آف ساؤتھ افریقہ اور متحدہ جمہوریہ عرب۔ ان کی صف میں اب مالی فیڈریشن۔ مڈغاسکر۔ بلجیم کانگو۔ سومالی لینڈ اور سومالیہ اور کیمرون شامل ہیں۔ نائیجیریا اور سائیرا لیون شامل ہیں

وفاقی نائیجیریا

رقبہ ۳۳۹۱۶۹ مربع میل۔ آبادی ساڑھے تین کروڑ۔ سمندر پار سب سے بڑا علاقہ جو برطانیہ کے زیر نگیں تھا اور افریقہ کا سب سے بڑا ملک جو بڑی تیزی سے ابھر رہا ہے۔ اس کے تین علاقوں میں (شمالی مغربی اور مشرقی) حکومت خود اختیاری قائم ہے۔ نئی وفاقی مجلس قانون ساز نے جو دسمبر ۱۹۵۹ء میں چنی گئی پہلا قانون یہ منظور کیا کہ وفاقی حکومت کو اس کا اختیار دے دیا کہ وہ حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ کریں کہ نائیجیریا کو یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو آزادی دے دی جائے۔ حکومت برطانیہ نے اس کی توثیق کی کہ نائیجیریا کو مکمل آزادی دینے کا قانون پارلیمان میں پیش کر دیا جائے گا مئی ۱۹۶۰ء میں لنڈن کانفرنس میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ وہ دستوری رسوم کی تکمیل کے بعد نائیجیریا کا دولت مشترکہ کے ایک رکن کی حیثیت سے خیر مقدم کریں گے۔ نائیجیریا کے وزیر اعظم الحاج سر ابوبکر طفاوی بالیوا ہیں۔

کیمرونز

رقبہ ۳۴۰۸۱ مربع میل آبادی پندرہ لاکھ اقوام متحدہ سے ایک معاہدے کے ذریعہ یہ علاقہ برطانیہ کے زیر تولیت اس وقت تک رہے گا جب تک اس کے بعض حصوں جنوبی اور شمالی کیمرونز کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ نہ ہو جائے۔ ان علاقوں میں مارچ ۱۹۶۱ء سے قبل اقوام متحدہ کی زیر نگرانی جداگانہ استصواب رائے ہوگا اور عوام سے پوچھا جائے گا کہ آیا وہ وفاق نائیجیریا کا ایک جزو بننا چاہتے ہیں یا فرانسیسی کیمرونز میں ضم ہونے کے خواہشمند ہیں۔ فرانسیسی کیمرونز یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو آزاد ہو چکا ہے۔

مالی

رقبہ ۵۴۰۸۵۰ مربع میل۔ آبادی ساٹھ لاکھ سینیگال اور سوڈان کے وفاق سے نئی مملکت وجود میں آئی۔ ۱۹۶۰ء کے اوائل میں یہ طے ہو چکا تھا کہ مالی فرانس سے اپنا تعلق قائم رکھتے ہوئے داخلی طور پر آزاد ہو جائے۔ فرانسیسی اسمبلی نے اس کی توثیق کر دی ہے۔ مالی کے وزیر اعظم مودیبو کیتا ہیں۔

مڈغاسکر

رقبہ ۲۲۸۵۰۰ مربع میل۔ آبادی پچاس لاکھ۔ یہ ملک بھی ابھی پچھلے دنوں فرانس سے گفت وشنید کے بعد آزادی سے ہمکنار ہو چکا ہے

آئیوری کوسٹ۔ داھومی۔ نائیجر بالائی وولٹا

۳ جون کو آئیوری کوسٹ۔ بالائی وولٹا۔ داہومی اور نائیجر کے سربراہان حکومت نے آئیوری کوسٹ کے وزیر اعظم کی قیادت میں یہ درخواست کی کہ فرانس سے نئے معاہدے سے قبل ان کو انفرادی طور پر آزادی دے دی جائے۔ آئیوری کوسٹ کا رقبہ ۱۲۴۵۰۰ مربع میل ہے اور آبادی ۳۱۰۰۰۰۰۔ بالائی وولٹا کا رقبہ ۱۰۵۸۰۰ مربع میل ہے اور آبادی ۳۲۲۶۰۰۰۔ داہومی کا رقبہ ۴۴۷۰۰ مربع میل ہے اور آبادی سترہ لاکھ اور نائیجریا کا رقبہ ۴۵۹۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی ۲۴۱۵۰۰۰ ہے

دوسرے چھوٹے ملک جن کی آزادی جلد متوقع ہے۔

گیبن رقبہ ۱۰۲۳۰۰ مربع میل آبادی چار لاکھ ۲۰ ہزار اور مجوزہ یونین آف سنٹرل افریقن ری پبلکس رقبہ ۸۷۱۸۵۰ مربع میل آبادی ۴۵ لاکھ ہے اس میں مرکزی افریقن ری پبلک کانگو اور چیڈ شامل ہیں

بلجیئن کانگو

رقبہ ۹۰۵۴۰۰ مربع میل۔ آبادی ایک کروڑ تینتیس لاکھ۔ ۳۰ جون ۱۹۶۰ء کو آزاد ہو چکا نئی مملکت کی تنظیم وفاقی خطوط پر ہوگی

سومالی لینڈ اور سومالیہ

خلیج عدن کے جنوبی ساحل پر واقع سابقہ برطانوی پروٹکٹوریٹ۔ رقبہ اڑسٹھ ہزار مربع میل اور آبادی ساڑھے چار لاکھ۔ سومالیہ کا رقبہ ۱۸۸۰۰۰ مربع میل اور اور آبادی ۱۳ لاکھ۔ یہ بھی یکم جولائی کو آزاد ہو چکا ہے۔ اور یکم جولائی ۱۹۶۰ء کو سومالیہ اور سمالی لینڈ ملحق ہو چکے ہیں۔

سائیرا لیون

رقبہ ۲۷۹۲۵۔ آبادی ۲۲۶۰۰۰۰ اس میں ایک ۲۵۶ میل کی کالونی بھی شامل ہے اور ایک سنہری ٹاؤن بھی اس کی جملہ آبادی ۲۱ لاکھ ۳ ہزار ہے ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو آزادی ملے گی۔

تمام دریاؤں میں سیلاب کا زور ختم ہوگیا

متاثرہ علاقوں میں امدادی کام شروع کر دیا گیا

لاہور ۱۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کے تمام دریاؤں میں سیلاب کا زور ختم ہوگیا ہے اور اب متاثرہ علاقوں میں سیلاب زدہ لوگوں کی امداد، سیلاب سے نقصان کا اندازہ اور وبائی امراض کی روک تھام کے لئے کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں۔

دریائے چناب کا طوفانی پانی شیر شاہ پل سے گذر گیا ہے اور اب تحصیل شجاع آباد کے علاقے میں سیلاب کا تندرے زور ہے۔ کل اس تحصیل میں دریا کا پانی بعض مقامات پر دریا کے کناروں سے باہر نکل آیا جس سے قریباً سات دیہات زیر آب آ گئے۔ تاہم رات کے وقت پانی کم ہونا شروع ہو گیا تھا اور متاثرہ دیہات میں بھی پانی کی سطح کم ہو گئی تھی

تحصیل کبیر والہ کے علاقہ میں بھی کل پانچ دیہات کے زیر آب آنے کی اطلاع ملی ہے تاہم شام کے وقت وہاں بھی پانی اتر گیا تھا۔ اور حالات معمول پر آ رہے تھے۔ ضلع ملتان میں اب تک سیلاب سے مجموعی طور پر تقریباً بیالیس دیہات زیر آب آ چکے ہیں۔

لاہور میں آمدہ اطلاعات کے مطابق متاثرہ علاقوں کے ضلعی حکام نے سیلاب زدہ علاقوں میں وبائی امراض کی روک تھام اور لوگوں کی امداد کے لئے کارروائیاں شروع کر دی ہیں علاوہ ازیں سیلاب سے نقصان کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔ خیال ہے کہ یہ کام اس ہفتے کے اندر مکمل ہو جائے گا۔

بتایا گیا ہے کہ ضلع سرگودھا کے سیلاب زدہ علاقہ میں پانی سے کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے اور کپاس کی تقریباً ساری فصل تباہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح گجرات اور جہلم میں بھی فصلوں کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔

اقتصادی کمیٹی کا اجلاس

راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدارتی کابینہ کی اقتصادی کمیٹی کا آئندہ اجلاس یکم اگست کو کراچی میں ہوگا جس میں بعض اہم سکیموں پر غور کرنے کے بعد ان کی منظوری دی جائے گی۔ اس کے علاوہ بعض زیر عمل سکیموں پر کام کی رفتار کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

موسمی پیشگوئی کرنیوالے مصنوعی سیارے

نیویارک ۱۸ جولائی۔ نیویارک ٹائمز کے نمائندہ خصوصی نے واشنگٹن سے اطلاع دی ہے کہ امریکہ اس سال کے اختتام سے پیشتر موسمی پیشگوئی کرنے والے سیارے استعمال کرنے لگے گا۔

گمشدہ کنستر

مورخہ ۱۰/۷/۶۰ بروز اتوار ۱۱ بجے قبل دوپہر چناب ایکسپریس میں جاتے ہوئے ایک کنستر غلطی سے تبدیل ہو گیا ہے۔ کنستر میں میری لڑکی کی کتابیں۔ پارچات اور کچھ دیگر ضروری چیزیں تھیں۔ جس بہن یا بھائی کے پاس یہ کنستر ہو وہ مجھے پہنچا کر اپنا کنستر لے لیں اگر کراچی پہنچ چکا ہو تو اس پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ "محمد عمر قریشی کوارٹر ۱/۲ کوارٹرز ۱۳ گولی مار۔ کراچی"

عبد القیوم کوارٹر نمبر ۱۱۔ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ترکی حکومت اصلاحی ہے انقلابی نہیں

انقرہ ۱۸ جولائی۔ ترکیہ کے صدر جنرل جمال گرسل نے کہا ہے کہ میری حکومت کو اخبارات عام طور پر انقلابی لکھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک اصلاحی حکومت ہے۔ اور ہمارا مقصد اپنے ملک کے حالات کو بہتر بنانا ہے۔

جنرل گرسل نے کہا کہ ترکیہ کا پریس آزاد ہے اور اخبار نویس جو کچھ لکھنا چاہتے ہیں میں انہیں روک نہیں سکتا۔ تاہم میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں اور ملک میں انتشار پیدا نہ کریں۔

کمیونسٹ ممالک میں مذہب کو کچلنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے

بنکاک ۱۸ جولائی۔ مذہب سے متعلق کمیونسٹوں کے قول اور فعل میں جو نمایاں تضاد موجود ہے سیٹو کے ایک پمفلٹ میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پمفلٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ کمیونسٹوں کی طرف سے دعویٰ تو یہ کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹ ملکوں میں مذہب بالکل آزاد ہے۔ لیکن عمل یہ ہے کہ کمیونسٹ ممالک میں دنیا کے بہت بڑے مذاہب یعنی بدھ مت۔ عیسائیت اور اسلام کو کچلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے

پمفلٹ میں دلائی لامہ کے بیان کا اقتباس پیش کر کے بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۸ء تک ایک سو بودھ خانقاہیں مسمار کی جا چکی تھیں بے شمار لاماؤں اور راہبوں کو تہ تیغ کر دیا گیا تھا یا جیلوں میں ٹھونس دیا گیا تھا۔ پمفلٹ میں ایک کیتھولک ذریعے کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۸ء تک چین میں پچاس آرچ بشپ اور بشپ موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے یا ملک بدر کر دیئے گئے اور سترہ کو جیل میں ٹھونس دیا گیا۔ اسی طرح بیرونی ملکوں کے مبلغوں میں دو ہزار چھ سو بیالیس چین سے نکال دیئے گئے اور اکتالیس کو جیل میں ڈال دیا گیا ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۸ء تک

چھ چینی آرچ بشپ اور دو سو چینی راہب جیل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جاں بحق ہو گئے۔ چین سے سینکڑوں پروٹسٹنٹ مبلغوں کو بھی نکالا جا چکا ہے۔

پمفلٹ میں کہا گیا ہے ... مرکزی ایشیا کی جمہوریتوں اور چین کے بعض حصوں میں اسلام کے خلاف خطرناک تحریک چلائی جا رہی ہے ان علاقوں میں لاتعداد مسجدوں اور دوسرے مذہبی مقامات کو جن میں اولیائے اللہ کے مزار بھی شامل ہیں غیر مذہبی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

بی۔اے کے امتحان میں کامیابی

بی۔اے (صرف انگلش) کے امتحان میں امسال ربوہ کے جو احباب کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام قبل ازیں ۶ جولائی ۱۹۶۰ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب یونیورسٹی کی طرف سے جن مزید امیدواروں کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے اس کی رو سے مسعود احمد صاحب جہلمی بھی اس امتحان میں کامیاب قرار پائے ہیں۔ انہوں نے ۶۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔

دعائے مغفرت

برادرم مکرم امیر سلطان صاحب مورخہ ۲/۷/۶۰ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ مرحوم کے جنازہ پر بہت تھوڑے احباب تھے۔ اس لئے استدعا ہے کہ احباب مرحوم کا جنازہ غائب بھی ادا کریں۔

(نور سلطان ایڈووکیٹ۔ جھنگ)